39180 ـ اگر كسى كو گہرى نيند ميں شك ہو

سوال

اگر كوئى شخص سوئے اور اسے شك ہو كہ آيا وہ گہرى نيند سويا تھا يا نہيں تو كيا اس سے اس كا وضوء ٹوٹ جائيگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى شخص سويا ہو اور اسے شك ہو كہ آيا اس نيند سے اس كا وضوء ٹوٹا ہے يا نہيں ؟

تو اس سے اس كا وضوء نہيں ٹوٹےگا.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اگر كسى كو شك ہو كہ وہ سويا تھا يا كہ اسے اونگھ آئى تھى ؟ دونوں ميں سے كچھ ضرور ہوا ہو تو اس كا وضوء نہيں ٹوٹےگا، امام شافعى رحمہ اللہ كتاب الام ميں كہتے ہيں:

" احتياطى اسى ميں ہے كہ وہ وضوء كر لے .... پھر كہتے ہيں: اگر اسے نيند كا يقين ہو اور شك ہو كہ آيا ممكن تھا يا نہيں ؟ تو اس پر وضوء نہيں، صاحب " البيان " اور دوسروں نے اسى طرح بيان كيا ہے، اور صحيح بھى يہى ہے " انتہى.

ديكھيں: المجموع للنووى (2 / 17).

اور امام نووى رحمہ اللہ كا يہ كہنا كہ آيا وہ ممكن تھا يا نہيں سے مراد يہ ہے كہ آيا اس كى مقعد زمين پر لگى ہوئى تھى تو اگر اس كى مقعد زمين پر ٹكى ہوئى تھى تو اس بنا پر اس كا وضوء نہيں ٹوٹا، سوال نمبر (36889) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ صحيح يہى ہے كہ گہرى نيند سے وضوء ٹوٹتا ہے، اور اگر گہرى نہ ہو بلكہ نيند تھوڑى ہو تو اس سے وضوء نہيں ٹوٹتا.

صرف نواقض وضوء كے حصول كے شك سے وضوء نہيں ٹوٹتا اس كى دليل صحيح بخارى اور صحيح مسلم كى درج ذيل حديث ہے:

عباد بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ایك شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ نماز میں کچھ نہ کچھ پاتا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ اس وقت تك نماز نہ چھوڑے جب تك کہ آواز نہ سن لے، یا پھر بدبو نہ پا لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (137) صحیح مسلم حدیث نمبر (361)

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر کسی کے پیٹ میں کوئی گڑبڑ ہو اور اسے یہ اشکال پیدا ہو جائے کہ آیا اس سے کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں ؟ تو وہ مسجد سے اس وقت تك نہ نکلے جب تك کہ وہ آواز نہ سن لے یا پھر بدبو نہ پا لے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (362).

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" حتی کہ وہ آواز سن لے، یا پھر بدبو پا لے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایك کے وجود کا علم ہو جائے، اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس میں آواز سننا اور سونگھنا شرط نہیں.

اور یہ حدیث دین اسلام کے عظیم اصولوں میں سے ایك اصول اور فقھی قواعد میں سے ایك قاعدہ ہے، وہ یہ کہ: اشیاء کو اس کی اصل پر باقی رکھا جائیگا جب تك کہ اس کے خلاف یقین نہ ہو جائے، اور اس پر پیدا ہونے والا شك کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گا.

اس باب کا مسئلہ جس میں حدیث وارد ہوئی ہے بھی اسی میں شامل ہے کہ جسے طہارت اور وضوء کا یقین ہو اور وضوء ٹوٹنے کا شك پیدا ہو جائے تو اسے طہارت باقی رہنے کا حکم لگایا جائیگا، اور دوران نماز یا نماز کے باہر شك پیدا ہونے میں کوئی فرق نہیں، ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کرام کا مسلك بھی یہی ہے...

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ:

شک میں یہ کوئی فرق نہیں کہ وضوء ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے میں دونوں احتمال برابر ہوں، یا پھر ان میں کوئی ایک راجح ہو، یا اس کے ظن میں ایک احتمال غالب ہو، اس پر اس میں سے کسی بھی حالت میں وضوء نہیں ہے.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ:

اس کے لیے احتیاطاً وضوء کرنا مستحب ہے " انتہی مختصرا.

واللہ اعلم .